تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

مستند و معرکۃ الآراء تفاسیر کا لبِ لباب، وہ شہرہ آفاق و مایہ ناز تفسیر جسے اسکی بیش از بیش افادیت کے سبب مسلمانان پاک و ہند میں، خصوصاً حلقۂ علماء میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے

تفسیر فتح المنّان

المشہور بہ

تفسیر حقّانی

مولانا
ابو محمد عبد الحق الحقّانی الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

اوّل

تفسیر ہذا میں مذاہبِ باطلہ کا تعارف اوران کی بیخ کنی، مستشرقین کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات، تفسیری نکات و دقائق، مسائلِ فقہیہ کا استنباط، مکمل قرآنِ کریم کی نحوی ترکیب، اسبابِ نزول، نیز سابقہ امتوں کے قصص و واقعات وغیرہ۔ بیش بہا فوائد پر سیر حاصل علمی و تحقیقی کلام کیا گیا ہے

بیت العلم
اردو بازار لاہور

سواری کی ضرورت ہے یا جس کی بینائی کم ہو اس کو چشمہ کی حاجت ہے۔ اس روح کی قوت اور تجرد کی دو صورت ہیں: ایک کم' دوسری زیادہ۔ کم یہ ہے کہ بسبب ریاضات و مجاہدات شدیدہ کے بدن کو پژمردہ اور روح کو تازہ کیا جاتا ہے۔ اس میں مؤمن و کافر سب شریک ہیں۔ اسی لئے بعض ان شخصوں سے کہ جو نہ نبی ہیں نہ نبی کے مطیع جوگی وغیرہ اور آج کل بھی ایسے لوگ بعض جگہ سنے جاتے ہیں۔ ان سے بھی یہ خوارق عادات سرزد ہو جاتے ہیں کما نشاھدہ فی المرتاضین۔

لیکن یہ خوارق عادات نبی کیا بلکہ اس کے متبع کے خوارق کے بھی برابر نہیں اور ان کے مساوی یا مشابہ ہونے کا تو کیا ذکر؟ البتہ ایسی مماثلت اور مشابہت ہوتی ہے کہ جیسی پیتل اور سونے میں یا چاندی اور قلعی میں یا بلور اور ہیرے میں۔ پس باوجود اس مشابہت کے کبھی کسی عاقل کو پیتل اور سونے میں یا قلعی اور چاندی میں اور ہیرے اور بلور میں اشتباہ نہ ہوگا۔ زیادہ قوت روح کی یہ صورت ہے کہ روح ہمہ تن عالم قدس اور ذات باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اور پھر اس پر وہاں کے انوار ایسے فائض ہوں کہ جس طرح آئینہ میں آفتاب کے انوار چمکتے ہیں تب اس کو مبدء فیاض سے ایک ایسی خاص مناسبت پیدا ہوتی ہے کہ جس طرح آگ کی صحبت سے لوہا سرخ ہو کر جلانے کے قابل ہو جاتا اور پھل کی صحبت سے مٹی دماغ کو معطر کرنے کے لائق ہو جاتی ہے۔

جمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

تب تو عارف کے ہاتھ خدا کے ہاتھ اور اس کی زبان خدا کی زبان اور اس کی آنکھ خدا کی آنکھ ہو جاتی ہے (اور خدا تعالیٰ درحقیقت ان اعضاء سے پاک ہے) چنانچہ اس حدیث میں فکنت سمعه الذی یسمع میں اسی طرف اشارہ ہے اور اسی مرتبہ میں وحدت[1] وجود کا راز کھلتا ہے اگرچہ خدائے پاک اپنی ذات اور صفات میں جمیع کائنات سے الگ اور ممتاز ہے' کوئی ممکن واجب نہیں ہو سکتا۔ لیکن عارف پر وجوب کا ایک ایسا پرتو پڑتا ہے کہ اس کے آثار اس میں ظہور کرنے لگتے ہیں۔ تب اس کا تصرف عالم میں ہونے لگتا ہے اور وہ شخص فانی اللہ اور باقی باللہ ہو جاتا ہے۔ *

هرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

پس یہ انسان کا کمال انتہائی ہے اور یہ مرتبہ خاص انبیاء علیہم السلام کو اور ان سے کچھ اتر کر ان کے متبعین اولیاء کرام کو نصیب ہوتا ہے۔ ہماری اس تحقیق سے آپ کو خوارق کا امکان تو بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا اور اگر اب بھی دل نہ مانے تو یوں سمجھئے کہ ممکن اس کو کہتے ہیں کہ جس کے فرض وقوع سے کچھ محال لازم نہ آئے اور ان امور خوارق عادات کے واقع ہونے سے کوئی محال لازم نہیں آتا۔ ہاں ایک عادت کے مخالف اور عالم اسباب کے برخلاف ہونے کی وجہ سے بالخصوص اس شخص کو کہ جس کی عقل پر انوار قدس فائز نہیں اور سوائے محسوسات کے اس کے تنگ فکر میں کچھ اور ہی نہیں' تعجب ہوتا ہے کہ کبھی اس کی تنگ عقل اس نور گیتی افروز سے خیرہ ہو کر انکار کر بیٹھتی ہے اور کبھی اس کو سحر مبین کہتی ہے اور کبھی ڈھڈ بندی اور شعبدہ بازی بتلاتی ہے۔ اگر اس بیان کے بعد بھی کوئی شخص نہ مانے اور اس کو بڑھیوں کی کہانی

[1] بعض ناواقف اس سے خالق و مخلوق کا اتحاد ذاتی سمجھ گئے۔ منہ

تفہیمات ربانیہ صفحہ 78 کا حوالہ